

حصہ منقسم  
۲۱۸۶  
۱۵/۲/۲۵



~ ۱ ~

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محترم جناب مفتی صاحب جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!!

مسئلہ یہ معلوم کرنا ہے کہ ”پرائز بانڈ“ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اگر ناجائز ہے تو اس کی وجہ بھی مدلل بیان فرمادیں  
----- جزاکم اللہ خیراً

مستفتی: شہباز خان

سلطان آباد، کراچی

## "الجواب حامداً ومصلیاً"

پرائز بانڈ کی خرید و فروخت اور اس پر ملنے والا انعام ناجائز اور حرام ہے، اس میں سود اور جو پایا جاتا ہے، ان پرائز بانڈز میں سود کا وجود تو بالکل ظاہر ہے کیونکہ سود کی حقیقت یہ ہے کہ مال کا مال کے بدلے معاملہ کرنے میں ایک طرف ایسی زیادتی ہو کہ جس کے مقابلے میں دوسری طرف کچھ نہ ہو، بعینہ یہی حقیقت بانڈز کے انعام میں بھی موجود ہے کیونکہ ہر آدمی مقررہ رقم دے کر پرائز بانڈز اس لئے حاصل کرتا ہے کہ اس سے قرعہ اندازی میں نام آنے پر اپنی رقم کے علاوہ زیادہ رقم مل جائے، اور یہ زائد اور اضافی رقم سود ہے کیونکہ شریعت میں ایک جنس کی رقم کا تبادلہ اگر آپس میں کیا جائے تو برابر کی ساتھ لین دین کرنا ضروری ہوتا ہے کی بیشی کے ساتھ لین دین کرنا سود ہے، اسی طرح سود کی ایک اور حقیقت جو قرآن کریم کے نازل ہونے سے پہلے بھی سمجھی جاتی تھی وہ یہ تھی کہ قرض دے کر اس پر نفع لیا جائے، سود کی یہ تعریف ایک حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے ”کل قرض جر منفعة فهو ربوا“ یعنی ہر وہ قرض جو نفع کمائے وہ سود ہے، لہذا اس سے ثابت ہوا کہ جو زیادتی قرض کی وجہ سے حاصل ہوئی ہو وہ بھی سود میں داخل ہے، اور سود کی یہ حقیقت بانڈز کے انعام پر بھی صادق آتی ہے کیونکہ بانڈز کی حیثیت قرض کی ہوتی ہے، حکومت اس قرضہ کو استعمال میں لاتی ہے اور قرضہ کے عوض لوگوں سے ایک مقررہ مقدار میں انعام کا وعدہ کرتی ہے اور پھر قرعہ اندازی کے ذریعے انعامی رقم کے نام سے سود کی رقم لوگوں میں تقسیم کر دی جاتی ہے، جو ناجائز اور حرام ہے۔

اسی طرح پرائز بانڈز میں جو بھی شامل ہے، جو اجسے عربی زبان میں ”قمار“ کہا جاتا ہے در حقیقت ہر وہ معاملہ ہے جس میں ”مخاطرہ ہو“ یعنی قمار کی حقیقت یہ ہے کہ ایسا معاملہ کیا جائے جو نفع و نقصان کے خطرے کی بنیاد پر ہو، اور پرائز بانڈز کے حصہ داران زائد رقم وصول کرنے کی غرض سے رقم جمع کراتے ہیں لیکن معاملہ قرعہ اندازی اور اس میں نام آنے پر مشروط ہونے کی وجہ سے یہ لوگ خطرے میں رہتے ہیں کہ زائد رقم ملے گی یا نہیں، اس سے واضح ہوا کہ پرائز بانڈز جوئے اور سود کا مجموعہ ہے، اس لئے پرائز بانڈز کی خرید و فروخت کرنا اور اس سے ملنے والا انعام حاصل کرنا شریعت کی رو سے ناجائز اور حرام ہے۔

(جاری ہے)۔۔

<https://www.facebook.com/Majlisulftawa/>



قرآن کریم میں ہے:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رَجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ}

[المائدة: ۹۰]

شرح معانی الآثار میں ہے:

عن عمرو بن یثرب، قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال «لا يحل لامرئ من مال أخيه شيء إلا بطيب نفس منه»

(۳۱۳/۲، کتاب الکراہۃ، ط: حقانیہ)

حدیث مبارکہ میں ہے:

عن جابر، قال: «لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الربا، ومؤكله، وكاتبه، وشاهديه»، وقال: «هم سواء»

(الصحيح لمسلم، ۳/۱۲۱۹، باب لعن آكل الربا ومؤكله، ط: دار احیاء التراث، بیروت)

(مشكاة المصابيح، باب الربوا، ص: ۲۴۳، قدیمی)

الجامع الصغير میں ہے:

كل قرض جر منفعة فهو ربا

(الجامع الصغير للسيوطي، ص: ۳۹۵، برقم: ۹۷۲۸، ط: دار الكتب العلمية، بیروت)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

وهو في الشرع عبارة عن فضل مال لا يقابله عوض في معاوضة مال بمال

(۱۱۷/۳، کتاب البیوع، الباب التاسع فيما يجوز بيعه وما لا يجوز، الفصل السادس في تفسير الربوا واحكامه، ط: رشديہ)

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

عن ابن سيرين قال: كل شئ فيه قمار فهو من الميسر

(۴۸۳/۴، کتاب البیوع والاقتضی، ط: مکتبہ رشد، ریاض)

احکام القرآن میں ہے:

ولا خلاف بين أهل العلم في تحريم القمار وأن المخاطرة من القمار: قال ابن عباس

إن المخاطرة قمار وإن أهل الجاهلية كانوا يخاطرون على المال، والزوجة، وقد

ذلك مباحا إلى أن ورد تحريمه

(احکام القرآن للجصاص، ۱/۳۹۸، باب تحريم الميسر، سورة البقرة، ط: دار الكتب العلمية، بیروت - لبنان)





## فتاویٰ شامی میں ہے:

(قوله لأنه يصير قماراً) لأن القمار من القمار الذي يزداد تارة وينقص أخرى، وسمي القمار قماراً لأن كل واحد من المقامرين ممن يجوز أن يذهب ماله إلى صاحبه، ويجوز أن يستفيد مال صاحبه وهو حرام بالنص،

(۶/۴۰۳، کتاب الخطر والاباحۃ، ط: سعید)

کتبہ:

محمد حمزہ منصور

المتخصص في الفقه الاسلامي

جامعة العلوم الاسلاميه علامه مصدريون بنوري ثاقف كراچی

۲ / ربيع الثاني / ۱۴۳۹ھ — ۲۳ / دسمبر / ۲۰۱۷ء

